انسانوں میں مصنوعی طریقہ ہائے تولید اور ان کی فقہی حیثیت

Assisted Reproductive Technology (ART) in Human and its Juristic Status

*نازیہ سلیم طاہر

**ڈاکٹر میمونہ تبسم

Abstract

In last two centuries the rapid evolution of medical science has raised many new questions that were never before the Muslim Jurists Medical Science has encompassed all human life in entirely different way than past especially modern and artificial methods of reproduction like Assisted Reproduction (ART) include: (IVF) Intratubal Transfer of Gametes (GIFT) Intratubal Transfer of Zygote (ZIFT) Tubal Transfer of pre implantation embryos (TET) gamete or embryo demotion, cryo preservation and micro manipulation. The religious scholars have extended their best efforts to drive the verdict of Qur'ān and Sunnah about these artificial methods of reproduction according to paradigm of derivation of prevalent schools of thoughts. Some scholars prove that these methods of reproduction are not against Islam but are used as treatment, but some scholars prove these artificial methods against Qur'ān and Sunnah. This article deals with the scholarly strangles of the jurists of Muslim ummah regarding these artificial methods of reproduction.

Keywords: Artificial Methods of Reproduction, Artificial Intra Uterine Insemination, Direct Intra Peritoneal Insemination, Gamete Intra Fallopian Transfer Gift

جدید میڈیکل سائنس کی ترقی نے جہاں انسان کو کئی فوائد سے ہم کنار کیا۔ وہیں دین اور مذہب کے حوالے سے ذہنوں میں سوالات بھی پیدا کیے ہیں۔ اِس منفی انقلاب کے بعد منظر حیاتِ بنی آدم تبدیل ہوا ہے اور دن بدن ہو رہا ہے۔ جس سے اہل اسلام کے لیے عملی زندگیوں میں بے شمار تغیر و حوادث پیدا ہو رہے ہیں، فقہائے اسلام نے اِن تغیرات و حوادث میں مسلمانوں کے لیے

* پی ایچ ڈی سکالر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور۔

اختیار وعدم اختیار کی راہ بغیر ہدایت ور ہنمائی کے نہیں چھوڑی، بلکہ معاشرت، معیشت اور طب کے میدان میں ہر ایک حادثہ فقہائے کرام کے ہاں عموماً نو پید صورت کے مسئلہ کو حادثہ سے تعبیر کر لیتے ہیں پر مفصل تحقیق فرمائی ہے۔

میڈیکل سائنس نے جہاں دیگر گوشہ ہائے حیات میں جدید طریقے متعارف کروائے ہیں، وہاں تولید اور پیدائش کے میدان میں بھی جدید طریقوں کی بنیاد ڈالی ہے۔

رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بارآوری کے مختلف طریقے

گزشتہ تیس سالوں کی تحقیق، لیبارٹری ورک اور اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد بالآخر سائنسدان مصنوعی طریقے سے بچہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کے عمل کو طبّی ماہرین نے ان وٹرو فرٹیلائزیشن یعنی رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بارآوری کا نام دیا ہے اور عرف عام میں اس کو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا نام دیا گیا ہے۔(1)

انسانوں میں مصنوعی طریقہ ہائے تولید بنیادی طور پر دو طرح کے ہیں:

1۔ مصنوعی جنسی طریقہ ہائے تولید 2۔ مصنوعی غیر جنسی طریقہ تولید

مصنوعی جنسی طریقہ ہائے تولید (Artificial Methods of Reproduction)

یہ طریقہ ہائے تولید مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا طریقہ

مصنوعی تخم ریزی یا پچکاری مار طریقہ (Artificial Intra Uterine Insemination)

اس طریقہ میں مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے مصنوعی طریقہ سے عورت کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے مرد کا مادہ منویہ سرنج سے حاصل کیا جاتا ہے:

> Intrauterine Insemination (IUI): A type of artificial insemination is a procedure of treating infertility. Sperms that have been washed and concentrated are placed in uterus around the time your ovary releases one or more eggs to be fertilized. Older Type of artificial insemination placed the sperm in vagina, while this was easier. It was not as successful as the current procedure.(2)

(1) Geoffrey chamberlain, Obstetrics by Ten Teachers 6th Edition, U.K. 1996. P: 269
(2) Lauric, Immobilization may improve Pregnancy Rate. After Intrauterine Insemination, Medscape Medical News Paper, Retrieved October 31, 2009. P:130

مصنوعی تخم ریزی کا وہ طریقہ ہے جو بانجھ پن کے علاج کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جس میں نر کے سپرم کو مرتکز کر کے اور دھو کر مادہ کی اووری میں اس وقت پہنچایا جاتا ہے جب وہ پختہ انڈے خارج کرتی ہے۔ مصنوعی تخم ریزی کے قدیم طریقے میں نر کے سپرم کو اندام نہانی میں پہنچایا جاتا تھا، جب کہ یہ آسان تھا مگر اتنا کامیاب نہیں جتنا موجودہ طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ

پردہ صفاق کے درمیان سے ہو کر براہ راست نطفہ الرجل کا داخل کرنا

(DIRECT INTRA PERITONEAL INSEMINATION D.1.P.1)

اس مصنوعی طریقے میں عورت کی شرمگاہ کے انتہائی آخری حصہ (Posterior Fornix of Vagina) میں انجکشن کے ذریعے پہلے سے حاصل شدہ نطفہ الرجل کو پیٹ کے زیریں حصہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ رحم کے باہر سے قنات المبیض میں داخل ہو کر وہاں پہلے سے موجود بیعنہ سے مل کر نطفہ الامشاج (Zygote) بنا دیتا ہے اور پھر نیچے رحم میں اتر کر عمل تخلیق (Reproduction) شروع کر دیتا ہے۔ (3)

تیسرا طریقہ

مردانہ وزنانہ نطفوں کا قنات المبیض میں داخل کرنا

(GAMETE INTRA FALLOPIAN TRANSFER GIFT)

اس مصنوعی طریقہ میں ایک آلہ جس کو لیپروسکوپ کہتے ہیں، کی مدد سے پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو ناف کے نیچے پیٹ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے قنات المبیض میں ڈال دیا جاتا ہے اور وہاں یہ دونوں نطفے آپس میں مل کر مخلوط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس سے بعد میں تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ (4)

چوتھا طریقہ

بارآور بیضہ کا قنات المبیض میں داخل کرنا

(ZYGOTE INTRA FALLOPIAN TRANSFER ZIFT)

اس مصنوعی طریقہ میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو رحم کے باہر ملا دیا جاتا ہے مردانہ نطفہ سے جب بیضہ بارآور ہو جاتا ہے تو پھر لیپروسکوپ کی مدد سے اس بارآور بیضے کو قنات المبیض میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (5)

---

(3) Robert M.D, Principles of Gynecology, Monterrey CA, 1988. P:604-606

(4) شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ شرعی نقطہ نظر، اسکالر اکیڈمی کراچی 1998، ص:120

Zygote Intra Fallopian Transfer (ZIFT) is an infertility treatment used when a blockage in the fallopian tubes prevent the normal binding of sperm to the egg. Egg cells are removed from a woman ovary and invitro fertilized. The resulting zygote is placed into the fallopian tube using laparoscopy. ZIFT has success rate of 64.8% in all cases.[(6)]

زائیگوٹ کو قنات المبیض میں داخل کرنے کا طریقہ بھی بانجھ پن کے علاج کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جب قنات المبیض کے بند ہو جانے کی وجہ سے نر کا سپرم اور مادہ کا بیضہ اکٹھے نہیں ہو پاتے۔ بیضے کو مادہ کی اوو ری سے حاصل کرنے کے بعد ٹیوب میں ان کو فرٹیلائز کرنے کے بعد جب زائیگوٹ بن جاتا ہے۔ قنات المبیض میں لیپر وسکوپی کے ذریعے ڈالا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں کام یابی کی شرح 64.8 فیصد ہوتی ہے۔

پانچویں طریقہ

رحم کے باہر شیشے سے بنے ہوئے پلیٹ میں مصنوعی طریقے سے نطفہ الامشاج بنانا یا ٹیسٹ ٹیوب بے بی

(INVITROREFTILIZATION IVF)

اس طریقہ میں نطفۃ المراۃ بیضہ پہلے سے حاصل کر کے اس کو شیشے کے ایک مخصوص پلیٹ میں رکھ دیا جاتا ہے، پھر مصنوعی طریقے سے حاصل شدہ مادہ منویہ میں سے تقریباً ایک لاکھ تخلیقی خلیے سپرم سیلز اس بیضے کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں، لاکھوں مردانہ تخلیقی خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ بیضہ کو بار آور بنا دیتا ہے۔ ایک رات گزرنے کے بعد یہ زائیگوٹ دو خلیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے، اڑتالیس گھنٹوں کے بعد یہ بار آور بیضہ چار خلیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کو طبّی اصطلاح میں کلیو یج (Cleavage) کہا جاتا ہے۔[(7)] اس کے بعد اس کو انجکشن کی مدد سے فرج کے راستے رحم میں چھوڑ دیا جاتا ہے، جہاں یہ خود بخود رحم کے ساتھ چپک کر علقہ کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔[(8)]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر ایس رضی الدین کا کہنا ہے کہ شوہر کا تولیدی جرثومہ اور بیوی کا انڈہ لے کر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں ایک خاص ماحول میں افزائش کی جاتی ہے، ٹیسٹ ٹیوب کے اندر ہی اس انڈے کو ایک سے دو، دو سے

---

(5) شاہتاز نور احمد، ڈاکٹر، 'کلوننگ شرعی نقطہ نظر'، مضمون در محدث میگزین دسمبر 1988ء، ص 70

(6) Toner JP: US Trends in Assisted Reproduction, USA, 2010, P:150

(7) کلوننگ شرعی نقطہ نظر ص:75

(8) مرتضائی، محمد انوار الرسول، کلوننگ کے ذریعے تولیدی شرعی حیثیت مضمون در محدث میگزین

چار، چار سے آٹھ، آٹھ سے بارہ خود مختار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ افزائش شدہ انڈہ کسی دوسری خاتون کے ایک نارمل بچے کی طرح جنم لیتا ہے۔[9]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

1۔ اجنبی عورت کے مادہ منویہ اور بیضہ المنی کو باہم خلط کر کے تولید عمل میں آئے، پھر یہ ضروری نہیں کہ افزائش کے لیے اُسی عورت کے رحم کو استعمال کیا جائے۔ اُس عورت کے علاوہ کسی اور عورت، مرد کی قانونی و شرعی بیوی کے رحم کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

2۔ میاں بیوی کے مادہ ہائے حیات کو باہم ٹیوب میں مخلوط کیا جائے اور پھر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے یا اس مرد کی دوسری بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے، کیونکہ پہلی بیوی زچگی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔[10]

چھٹا طریقہ

ایکسی(ICSI)

طبّی ماہرین نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ایک جدید شکل ایکسی کے نام سے متعارف کرائی ہے۔ ایکسی اُس طریقہ تولید کو کہتے ہیں جس میں صرف مرد کے نطفہ سپرم(Sperm) کا نیوکلیٹس انڈے میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ان مردوں کے لیے امید کی ایک کرن ہے جن کے سپرمز میں زیادہ حرکت نہیں ہوتی۔[11]

ساتواں طریقہ

کرائیو فریزنگ

کرائیو فریزنگ ایسے عمل کو کہتے ہیں جس میں سپرم ایگ یا ایمبریو کو مخصوص جگہ میں سٹور کر لیا جاتا ہے۔ یہ اُن مریضوں کے بارے میں ہے جن میں ایسے خاوندوں کی بڑی تعداد موجود ہے جن کی رپورٹ کبھی بہتر ہوتی ہے اور کبھی خراب۔ اس صورت میں اُن کے سپرم کو پانچ سال کے لیے مخصوص جگہ میں سٹور کر لیا جاتا ہے، اسی طرح ایک ایگ اور ایمبریو بھی سٹور کر لیا

---

(9) ندوی رضی الاسلام، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور ان کا حل، مرکزی مکتبہ اسلامی نئی دہلی، 2013ء ص:100

(10) رحمانی، خالد سیف اللہ، جدید فقہی مسائل، زمزم پبلشر، کراچی، 2006ء، 5/98-100

(11) اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور ان کا حل، ص:10

جاتا ہے یا رحم میں منتقل کیا جاتا ہے۔ وہ ایسا ہوتا ہے جو بہتر کوالٹی کا ہو اس کے لیے گریڈنگ کی جاتی ہے اور کوالٹی کنٹرول ہوتا ہے۔ اس لیے بچے زیادہ صحت منداور توانا ہوتے ہیں۔[12]

تولید کے جدید طریقوں کی فقہی حیثیت

جمہور کا موقف

تولید کے اِن جدید طریقوں میں سے وہ تمام طریقے جن میں مرد کا مادہ تولید اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے یا خاوند بیوی کے مادہ ہائے تولید ٹیوب میں خلط کر کے کسی اجنبی عورت کے رحم میں مزید پرورش کے لیے رکھے جائیں، یہ سب صورتیں فقہا کے نزدیک ناجائز ہیں، کیونکہ اِن طریقوں میں نطفوں کے اخلاط سے نسب خلط ہو جاتا ہے اور مزید یہ کہ تمام صورتیں زنا کے مترادف ہیں۔

جمہور کے دلائل

ان صورتوں کے ناجائز ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل موجود ہیں:

1۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ﴾[13]

تمھاری عورتیں تمھارے لیے کھیتی ہیں۔

یہ بات متعین ہو گئی کہ عورت صرف اپنے شوہر کے لیے کھیتی ہے۔

2۔ فرج یعنی شرم گاہ کو عاریت پر نہیں لیا جاسکتا۔ جب کہ اجنبی عورت کے رحم میں پرورش کی صورت میں فرج اور رحم دونوں کو عاریت پر دیا جاتا ہے۔ جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ بطریق اولی ناجائز ہو گا۔[14]

3۔ اس صورت میں اجنبی عورت کا رحم کرائے پر لیا جاتا ہے اور اجارہ شریعت میں خلافِ قیاس ہوا ہے اور خلاف قیاس پر دوسری فرع کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔[15]

---

[12] کلوننگ کے لیے تولید کی شرعی حیثیت، ص:74۔77

[13] البقرۃ2:223

[14] ابن ابی شعیبہ، ابو بکر عبداللہ۔ المصنف، کتاب ا لنکاح، باب ما قالوا رضی المرأة الرجل علی لرجل جاریته یطاها، مکتبہ الرشد ریاض، 13/4،1409

[15] عبدالواحد ڈاکٹر، فقہی مضامین، ص:322

4۔ یہ فطرت سلیمہ کے خلاف ہے۔[16]

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: لایحل لإمرء یومن باللہ والیوم الآخر أن لیسقی ماء زرع غیرہ۔[17] کہ تم میں سے کوئی بھی ہر گز کسی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے یعنی دوسرے کی عورت کو استعمال نہ کرے۔

6۔ نطفوں کے اخلاط سے انساب مخلوط ہو جاتے ہیں جب کہ شریعت میں اکثر احکام انساب پر موقوف ہیں۔[18]

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کی دلیل

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی اِس رائے کے حامل ہیں کہ جب نطفہ علقہ کے مرحلہ پر پہنچ جائے تو پھر نسب کے مخلوط ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ لہذا اس علقہ کو کسی اجنبی عورت کے رحم میں مزید پرورش کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔ لہذا کرائے کی ماں کی یہ صورت جائز ہے۔[19]

اس دلیل کا جواب

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ جب نطفہ علقہ کے مرحلے پر پہنچ جائے اور پھر وہ کسی اجنبی ماں کے رحم میں رکھا جائے تو نسب مخلوط نہیں ہوتا، لیکن صرف اتنی بات اس کے جواز کی دلیل نہیں بنتی۔ ڈاکٹر موصوف نے اس مندرجہ بالا صورت کے عدم جواز پر وہی دلائل دیئے ہیں جو ابھی اوپر گزرے۔[20]

ان صورتوں میں نسب کیا ہو گا، اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس اجنبی عورت کے رحم میں پرورش ہوئی ہے، اگر وہ شوہر والی ہے تو پھر بچہ اس کے خاوند کا ہو گا اور اگر کنواری ہے تو ایسی صورت میں بچہ اس ماں کی طرف منسوب ہو گا اور اس اجنبی مرد کا نہیں ہو گا جس کا نطفہ تھا۔ البتہ غلطی سے شوہر کا نطفہ سمجھ کر داخل کر لیا یا شوہر کو دھوکہ دے کر جانتے بوجھتے ہوئے نطفہ داخل کر لیا تو ایسی صورت میں صاحب نطفہ کا بچہ ہو گا۔[21]

---

(16) مودودی سید ابوالاعلی، رسائل و مسائل، اسلامی پبلیکیشنز لاہور، 1999ء ص 125-126

(17) گوہر رحمن، مولانا تفہیم المسائل، مکتبہ تفہیم القران، 1998، 265/1

(18) ایضاً

(19) ایضاً

(20) جائسی اشرف علیم، ڈاکٹر ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا تجرباتی نلکی زادہ) مضمون (درالمعارف کراچی ء جون 1999ء ص 434

(21) فقہی، مضامین ص: 322

اختلاف رائے رکھنے والے علما کے دلائل

اس کے غیر فطری ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل دیئے گئے ہیں:

1۔ قرآن میں ہے کہ

﴿وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ﴾[22] اور ہم ماں کے پیٹ میں مقررہ میعاد تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

جب کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں نطفہ پیٹ میں نہیں ٹھہرتا۔

2۔ سورۃ مومنون میں ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ﴾[23] کہ ہم نے ایک محفوظ جگہ مٹی کے خلاصے کو نطفہ بنا کر رکھا۔

جب کہ ٹیسٹ ٹیوب کو کوئی بھی قرار مکین نہیں کہہ سکتا۔ ٹیوب بدل سکتی ہے، جس سے اختلاط نسب کا قوی اندیشہ ہے، نیز یہ کہ سورۃ زمر میں سارے مراحل تخلیق بطن میں پورے ہونے کا تذکرہ ہے۔

﴿يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ﴾[24]

وہ تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے بتدریج تین تاریکیوں میں، ایک شکل کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں کچھ مراحل بطن سے باہر ٹیوب میں سرانجام پاتے ہیں۔

3۔ دو ہی طریقے فطری قرار دیتے ہیں۔

﴿اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾[25]

صرف اپنی بیویوں پر جن کے وہ مالک ہیں۔ انھیں سے جنسی خواہش پوری کرتی ہیں۔

4۔ تغییر خلق اللہ ہے جو حرام ہے۔[26] چنانچہ مولانا عبدالغفار حسن رکن اسلامی نظریاتی کونسل فرماتے ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ اگر مادہ منویہ شوہر کا بھی ہو تب بھی یہ مصنوعی تولید کا طریقہ شرعاً جائز نہیں ہے، دلائل یہ ہیں:

الف۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں بے انتہا مفاسد اور اخلاقی و معاشرتی خرابیاں ہیں۔ اس لیے اس کے جواز کا فتوی نہیں دیا جا سکتا۔

---

(22) جدید فقہی مسائل 99/5، فقہی مضامین ص 322، فتاوی بیدنات 40/315-316

(23) الحج 5:22

(24) المومنون 13:23

(25) الزمر 6:39

(26) المومنون 6:23

ب۔دوسری دلیل قرآن مجید میں سے یہ ہے: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ اس آیت میں عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دیتے ہوئے حکم دیا گیا ہے کہ کھیتی میں آؤ، ظاہر ہے کہ ٹیوب کا استعمال اس حکم کے منافی ہے۔اس شکل میں ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ کے حکم کی صراحۃ خلاف ورزی ہو رہی ہے۔[27]

مولانا محمود احمد رضوی فرماتے ہیں:

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا ردّ عمل اسلامی اقدار کے خلاف ہے اور یہ فعل اخلاقی طور پر غیر مناسب دکھائی دیتا ہے اور سراسر ایک بے شرمی کی بات ہے اس عمل سے جان کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔[28]

صاحب احسن الفتاوی کی رائے ہے:

> ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریق کار میں کسی ایسے مرض کا علاج نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے کسی جسمانی تکلیف میں ابتلاء ہو، یہ دفع مضرت نہیں بلکہ جلب منفعت ہے۔اس لیے یہ عمل لیڈی ڈاکٹر سے بھی کروانا جائز نہیں۔ مرد ڈاکٹر سے کروانا انتہائی بے دینی کے علاوہ بے غیرتی و بے شرمی بھی ہے، جس کے تصور سے انسانیت کوسوں دور بھاگتی ہے۔اللہ تعالی کو ناراض کر کے جو اولاد حاصل کی گئی وہ وبال ہی بنے گی۔[29]

ابن عابدین کی رائے ہے:

> پھر یہ قباحت بھی ان طریقوں میں موجود ہے کہ مرد کو اپنا مادہ منویہ جلق کے ذریعے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ جلق فقہا کے ہاں ناجائز ہے۔حنفیہ کی طرف اس کا جواز منسوب ہے، لیکن وہ اضطرار کی حالت میں ہے کہ اگر جلق نہ کیا تو فاعل زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔[30]

مجوزین کا مئوقف

مجوزین کا موقف یہ ہے کہ مندرجہ بالا تینوں صورتیں جائز ہیں مرد سے متعلق اعمال طبیب کرے اور عورت سے متعلق کام طبیبہ کرے۔اگر طبیبہ میسر نہ ہو تو عورت سے متعلق کام مرد طبیب بھی کر سکتا ہے۔[31]

دلائل: اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

---

(27) عبدالغفار حسن، مولانا، فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی مضمون در فکر و نظر، اکتوبر1998ء ص:96-106

(28) عبدالغفار حسن، مولانا، فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی در فکر و نظر، دسمبر1988ء ص:109-96

(29) رضوی، محمود احمد، روزنامہ جنگ 8جولائی1989، ص:18

(30) لدھیانوی، رشید احمد، مفتی، احسن الفتاوی۔اسلاملک پبلیکیشنز لاہور 2013ء 320/8

(31) فتاوی بینات، 318/4

مرد وعورت کی بے ستری بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی جائز رکھی گئی ہے، جہاں علاج نہیں ہے، مثلاً قدیم طریقہ علاج میں موٹاپے کے لیے حقنہ کروانا۔[32]

فقہانے ضرورت کے تحت ایسے علاج کی اجازت دی ہے جو عام حالات میں شرعی اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔ بے اولاد عورتوں کے لیے اولاد کی خواہش بعض اوقات ایسی شدید ہو جاتی ہے کہ ان کی حالت کو اضطرار کے درجے میں رکھ کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی جیسے علاج کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ بے اولادی بعض عورتوں میں تو فقہا کے مقررہ قواعد کے مطابق ضرورت کا درجہ حاصل کرلیتی ہے اور بعض عورتوں میں حاجت کا درجہ اختیار کرلیتی ہے اور حاجت کے درجے میں بھی فقہا ایسے علاج کی اجازت دے ہی دیتے ہیں۔[33]

مصنوعی غیر جنسی طریقہ تولید

مصنوعی غیر جنسی طریقہ تولید میں کلوننگ شامل ہے۔

کلوننگ

کلوننگ کے معنی ہیں: ایک ہی طرح کی چیزیں بنانا یا پیدا کرنا۔ انگریزی میں لفظ کلون دراصل 1903ء سے نباتات میں مستعمل ہے اور یونانی زبان سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب قلم لگانا کے ہیں۔ یعنی پودے کی شاخ لگا کر نیا پودا تیار کرنا، علم الوراثہ میں یہ لفظ 1970ء سے دیکھنے میں آرہا ہے۔ اور اس کے بیچ میں ایک (e) کا اضافہ ہو کر (Clone) بن گیا ہے۔[34] عربی میں کلوننگ کا ترجمہ استنساخ کہا گیا ہے۔[35] اصطلاحی طور پر کلوننگ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

کلوننگ سے مراد ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں کسی بھی قسم کی نقل باالفاظ دیگر نسل تیار کی جائے اسی وجہ سے اس کو تنسیل کیا جاتا ہے۔ یعنی نسل تیار کرنا تنسیل کو آسان الفاظ میں مثل تولید بھی کہتے ہیں جبکہ بعض اوقات استنساخ اور ہمتا سازی بھی کہا جاتا ہے۔[36] یعنی حیاتیات کی زبان میں کلوننگ کا عمل جس طریقہ تولید سے ہٹ کر ہے کلوننگ کے سارے عمل میں ڈی۔ این۔

---

[32] جدید فقہی مسائل، 106/5

[33] فقہی مضامین، ص:312

[34] جدید فقہی مسائل، 102/5

[35] Sweden, Eric, Cloning, Company Chicago, 2013, P:42

[36] تقی عثمانی، محمد، 'کلوننگ' مضمون درماہنامہ ابلاغ کراچی، اگست 1997 ص:140

اے ایک مرکزی کردار کا حامل ہے۔ سالمی کلوننگ چونکہ دراصل ڈی۔این۔اے کی کلوننگ اور چونکہ جینیاتی مادہ ڈی۔این۔اے ہے، اس لیے سالمی کلوننگ کو ڈی۔این۔اے کلوننگ یا جین کلوننگ بھی کہہ سکتے ہیں۔[37]

حیوانات میں کلوننگ کی تاریخ نصف صدی سے زیادہ پر محیط ہے، لیکن سائنسدانوں کو حیوانی کلوننگ میں مکمل کامیابی 1997ء میں حاصل ہوئی جب سکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر ایان وولمٹ نے روزلین انسٹی ٹیوٹ کے تحت ایک ایسی بھیڑ کی پیدائش کا تجربہ کیا جو کلوننگ کے ذریعہ پیدا کی گئی تھی۔[38] بھیڑ کی پیدائش کے بعد سے پوری دنیا میں کلوننگ اور بالخصوص متوقع انسانی کلوننگ ایک اہم موضوع کی شکل اختیار کر گئی۔

کلوننگ کی اقسام

کلوننگ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1-جین کلوننگ، 2-حیواناتی کلوننگ، 3-نباتاتی کلوننگ، 4-انسانی کلوننگ

1-جین کلوننگ

جین کلوننگ کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے، کیونکہ جین ایک نہایت چھوٹی چیز ہے اور اُس کے ساتھ کام کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اِس کی بہت ساری نقول بنائی جائیں تاکہ آسانی سے مناسب مقدار میں دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکے۔[39]

2-حیوانی کلوننگ

حیوانی کلوننگ کا مرکزی خیال بھی وہی ہے جو جین کلوننگ کا ہے، حیوانی کلوننگ کا مقصد بھی ایک جیسے جانور بنانا ہے۔ یہ عام طور پر کلوننگ اُن جانورن کی کرنا مقصود ہوتا ہے جو کسی غیر معمولی خصوصیت کے حامل ہوں اور اس سے انسانی فلاح و بہبود کے کام لینا مقصود ہو، مثلاً زیادہ دودھ دینے والے جانور تر و تازہ اور مزے دار گوشت والے جانور وغیرہ۔

3۔نباتاتی کلوننگ

کلوننگ کی تکنیت کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر انجم سہیل انچارج سنٹرل ہائی ٹیک لیبارٹری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

---

[37] نثار احمد ڈاکٹر، 'کلوننگ کا سائنسی عمل تعارف و تجزیہ' مضمون در ماہنامہ محدث جنوری 2001ء ص:52

[38] شاہتاز، نور احمد، ڈاکٹر، 'انسانی کلوننگ، شرعی نقطہ نظر'، سکالرز اکیڈمی کراچی 1998، ص:14

[39] کلوننگ کے ذریعے تولید کی شرعی حیثیت، ص328-327

اِس طرح پودوں میں بھی افزائش نسل کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں، جس سے آج کل نیا طریقہ افزائش نسل ٹشو کلچر ماہرین نے عام کر دیا ہے، جس میں کسی پودے کا کوئی ٹشو لے کر اسے تجربہ گاہ میں مخصوص حالات اور خوراک مہیا کر کے اگا لیا جاتا ہے، پھر اُسے کچھ عرصہ کے بعد تجربہ گاہ سے گملوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور آخری مرحلہ میں اُسے گملوں سے کھیت میں منتقل کیا جاتا ہے، جہاں وہ بڑھ کر خوب پھل پھول دیتا ہے۔ اس سے ملتی جلتی افزائش نسل کی ایک قسم کلوننگ ہے۔[40]

4۔ انسانی کلوننگ

بیسویں صدی سے انسانی کلوننگ کا موضوع زیر بحث ہے۔ سائنسدانوں اور قانون دانوں نے 1960ء کے وسط میں سنجیدگی کے ساتھ انسانی کلون کے امکان کا اظہار کیا۔ 1966ء میں ڈولی کی پیدائش کے بعد سائنسدانوں کی توجہ انسانی کلوننگ کی طرف ہو گئی۔[41]

کلوننگ کی شرعی و فقہی حیثیت

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا اور مختلف مدارس کے فتاوی جات، سب اِس باب پر متفق ہیں کہ انسانی کلوننگ ناجائز اور حرام ہے۔[42] اس کے مندرجہ ذیل دلائل دیئے گئے ہیں:

فقہا کے ہاں پیدائش کے فطری طریقے کے علاوہ تمام طریقے ممنوع ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ ذیل میں اس کے عدم جواز کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی گزری ہے کہ متذکرہ بالا طریقہ غیر فطری ہے تو جب ٹیسٹ ٹیوب میں جنسی خلیہ کے غیر فطری عمل سے بار آور ہونے کی اجازت نہیں تو غیر جنسی خلیہ سے بار آوری کس طرح سے جائز ہو سکتی ہے۔[43]

کلوننگ کے عمل میں اگر کسی عورت کے رحم کو عاریۃ یا اجارہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو یہ بھی ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ حدیث میں آتا ہے: لا یعارج الفرج۔[44] رحم و فرج کو عاریت پر نہیں لیا جا سکتا۔ جب ان کو عاریت کی بجائے اجرت پر لیا جائے تو یہ بطریقہ اولیٰ حرام ہو گا۔

---

(40) کلوننگ ایک تعارف ص:۔40

(41) انجم سہیل ڈاکٹر، کلوننگ قرآن کی روشنی میں مضمون در ماہنامہ حسن کائنات فیصل آباد

(42) فقہی مضامین، ص:237

(43) ایضاً

(44) جدید فقہی مسائل، 100-111/5

کلوننگ کے ذریعے پیدائش کی صورت میں نسب و وراثت اور نان ونفقہ کے مسائل پیدا ہوں گے۔[45] کلوننگ عبث فی الخلق ہے، کیونکہ اس میں حیات انسانی کی بقا نہیں۔ حیات انسانی کی بقا فطری طریقوں پر ہے۔[46] اپنی منکوحہ سے یا مملوکہ سے مباشرت میں عورت کے رحم میں کلوننگ کے عمل سے خلیہ داخل کیا جائے گا، اس کی بے پردگی ہو گی۔[47] البتہ ڈاکٹر طاہر القادری کی رائے یہ ہے:

> کلوننگ ٹیکنالوجی اگر جانوروں کی طرح انسانوں میں بھی شروع ہو گئی تو شریعت مطہرہ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا اور وہ جائز ہے۔ جب انسانی بچہ تخلیق پاتا ہے اور اس تخلیق میں کسی مرد کا کوئی تعلق نہیں محض عورت کے باعث وجود میں آیا تو حلالی کہلائے گا۔ اس طرح پروفیسر منیب الرحمن کی رائے یہ ہے کہ اگر بیوی کے بیضہ کے خلیہ سے DNA نکال کر شوہر کے جسمانی غیر جنسی خلیہ کا ڈی۔این۔اے اس میں داخل کر کے اسی بیوی کے رحم میں رکھ دیا جائے تو اسے جائز ہونا چاہیے۔ اگرچہ ان کی یہ رائے حتمی نہیں، تاہم اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام اجلاس میں انھوں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔[48]

پروفیسر منیب الرحمٰن کی رائے تحقیقی اعتبار سے غلط ہے۔ اس لیے کہ کلوننگ کے حرام ہونے کی علت محض اختلاط نسب نہیں بلکہ عبث فی الخلق بھی ہے۔ نیز فطری طریقہ سے اعتراض بھی ہے جہاں تک ڈاکٹر طاہر القادری کی رائے کا تعلق ہے تو انھوں نے اپنی رائے کے دلائل ذکر نہیں کیے۔[49]

حاصل بحث

1. انسانی تولید کے وہ تمام جدید طریقے جن میں مرد کا نطفہ کسی اجنبی عورت کے رحم میں پرورش کے لیے رکھا جاتا ہے، یہ نطفہ خواہ کسی بھی مرحلہ پر اجنبی عورت میں رکھا جائے، یہ طریقہ جمہور فقہا، پاک و ہند کے ہاں ناجائز ہے۔
2. ڈاکٹر اشرف علیم جائسی ایسی صورت کو جائز قرار دیتے ہیں جس میں یہ نطفہ تلقیح علقہ بننے کے مراحلے کے اور اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جائے۔

---

(45) فقہی مضامین، ص: 337

(46) کلوننگ ایک تعارف، ص: 60

(47) انسانی کلوننگ شرعی نقطہ، ص: 68

(48) پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی منفرد رائے مشمولہ کلوننگ، ص:۔166

(49) سالانہ رپورٹ، اسلامی نظریاتی کونسل، 2002-2003ص:۔215

3. وہ صورتیں جن میں مرد کا نطفہ اس کی بیوی کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔ علما بر صغیر کی چار آرا ہیں:
   i. بعض علما نے سرے سے ہی اس طریقہ کار کی مخالفت کی ہے۔
   ii. صرف وہ صورت بھی جائز ہے جس میں مرد خود اپنے نطفہ کو اپنی بیوی کے رحم میں پہنچائے۔
   iii. وہ صورت بھی جائز ہے جس میں مرد کا نطفہ بیوی کے رحم میں لیڈی ڈاکٹر پہنچائے۔ مرد ڈاکٹر ایسا نہیں کر سکتا۔
   iv. لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو مرد ڈاکٹر سے کروانا درست نہیں کہ اس کی وجہ سے اس قدر بے ستری کی اجازات دی جائے۔
4. کلاننگ کا عمل جنسی طریقہ سے ہٹ کر ہے، غیر جنسی طریقہ تولید سے بننے والے جاندار جینیاتی خصوصیات، شکل وشباہت میں بالکل ویسے ہوتے ہیں جن سے وہ وجود میں آتے ہیں۔
5. حیوانی اور نباتاتی کلوننگ کا حکم انسانی کلوننگ سے مختلف ہے، کیونکہ یہ مخلوقات انسانی مصلحت کے اور ان سے مستفید ہونے کے لیے ہیں۔
6. جہاں تک انسانی کلوننگ کا تعلق ہے، جمہور نے اسے حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرکت کے جو دلائل دیئے ہیں وہ قابل غور ہے، کیونکہ شریعت میں تناسل کا معروف طریقہ موجود ہے۔ اگرچہ کلوننگ غیر معروف اور مصنوعی طریقہ ہے۔
7. ہم شکل افراد، جنھوں نے محض خلیہ سے جنم لیا ہو گا، اُس کے نسب اور وراثت کا مسئلہ ہو گا۔

OOOOO